احرام میں Wet Tissue (خوشبو سے تَر ٹِشو) استعمال کرنا

ریفرنس نمبر:SAR-7686 تاریخ:02-01-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ اِحرام کی حالت میں ایسا ٹشو استعمال کرنا کہ جو خوشبو سے تَر ہوتا ہے، اُسے انگریزی میں بھی "Wet Tissue" یعنی گیلا ٹشو ہی کہا جاتا ہے۔ اگر مُحرِم اُس سے مکمل ہاتھوں کو صاف کرے، تو کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حالتِ احرام میں خوشبو سے تَر ٹشو (Wet Tissue) کے ذریعے ہاتھوں کو صاف کرنے سے مُحرِم پر دَم واجب ہو گا۔

اِس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ خوشبو دار ٹشو پیپر میں اگر خوشبو کا عَین موجود ہے یعنی وہ پیپر خوشبو سے بھیگا ہوا ہے، تو اُس تری کے بدن پر لگنے کی صورت میں جو حکم خوشبو کا ہوتا ہے، وُہی اس کا بھی ہو گا، یعنی اگر خوشبو قلیل (کم) ہے اور عُضوِ کامِل (یعنی پورے عُضو) کو نہیں لگی، تو مُحرِم پر صدقہ واجب ہے اور اگر خوشبو کثیر (یعنی زیادہ) ہو یا پورے عُضو کو لگ جائے، تو دم واجب ہے۔ اب جبکہ سوال کے مطابق مُحرِم نے اُس خوشبو سے بھیگے ٹشو سے مکمل ہاتھ کو صاف کیا تو دَم واجب ہو گا، کیونکہ ہاتھ ایک کامِل عضو ہے اور کامل عضو کو خوشبو لگنے کی صورت میں دَم واجب ہوتا ہے اور اگر پورے ہاتھ کو نہ لگی، لیکن اُس ٹشو سے لگنے والی خوشبو اِتنی زیادہ ہو کہ اُس پر "کثیر" یعنی بہت زیادہ خوشبو ہونے کا اِطلاق ہو تو بھی دَم واجب ہو گا۔

اوپر مسئلہ میں "دَم" کے واجب ہونے کا ذکر ہوا۔ دَم سے مراد ایک بکرا ہے، اِس میں نَر، مادہ، دُنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ سب شامل ہیں، نیز اِس جانور کا حرم میں ذبح ہونا شرط ہے اور مزید یہ کہ اِس دم میں دیے جانے والے جانور میں سے نہ تو آپ خود کچھ کھا سکتے ہیں اور نہ ہی کسی غنی کو کھلا سکتے ہیں، وہ

صرف محتاجوں کا حق ہے۔

جسم پر خوشبو لگنے کے متعلق علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں:"لو اصاب جسدہ ای کلہ او عضوا کاملا او اکثرا او اقل طیب کثیر فعلیہ دم وان غسل من ساعتہ" ترجمہ: اگر محرم کے پورے جسم پر یا ایک عضوِ کامل یا اس کے اکثر پر خوشبو لگی یا عضو کے تھوڑے حصے پر کثیر خوشبو لگی تو مُحرِم پر دم واجب ہے، اگرچہ اُس نے اُسے فوراً دھو لیا ہو۔

(المسلک المتقسط مع حاشیۃ ارشاد الساری، فصل فی التداوی بالطیب، صفحہ 452، مطبوعہ ملتان)

ہاتھ عضوِ کامل ہے، علامہ شیخ رحمت اللہ سندھی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:993ھ/1585ء) لکھتے ہیں:"العضو کالراس واللحیۃ والشارب والید" ترجمہ: عضو، جیسے سَر، داڑھی، مونچھیں اور ہاتھ ہیں۔

(لباب المناسک مع شرحہ للقاری، باب الجنایات، صفحہ 312، مطبوعہ ادارۃ القران والعلوم الاسلامیۃ)

اگر خوشبو پر "کثیر" کا اطلاق ہو سکے، تو پھر "عضوِ کامل" کا بھی اعتبار نہیں رہتا، بلکہ خوشبو کے کثیر ہونے کی بنیاد پر ہی دَم واجب ہو جاتا ہے، چنانچہ علامہ شیخ رحمت اللہ سندھی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے لکھا:"ان کان الطیب کثیرا فالعبرۃ بالطیب ای لا بالعضو" ترجمہ: اگر خوشبو کثیر ہو، تو خوشبو کا ہی اعتبار ہو گا، عضو کا اعتبار نہیں ہو گا۔

(لباب المناسک مع شرحہ للقاری، باب الجنایات، صفحہ 312، مطبوعہ ادارۃ القران والعلوم الاسلامیۃ)

دم کی مقدار بیان کرتے ہوئے امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:"اِس فصل میں جہاں دَم کہیں گے اس سے مراد ایک بھیڑ یا بکری ہو گی، اور بدنہ اونٹ یا گائے، یہ سب جانور اُن ہی شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہوں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 757، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

دم کی ادائیگی حرم میں کرنا ضروری ہے، نیز اُس میں سے خود کچھ نہیں کھا سکتے، چنانچہ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:"کفارہ کی قربانی یا قارِن و متمتع

کے شکرانہ کی غیر حرم میں نہیں ہو سکتی، اگر غیر حرم میں کی تو ادا نہ ہوئی، نیز شکرانہ کی قربانی سے آپ کھائے، غنی کو کھلائے، مساکین کو دے اور کفارہ کی قربانی صرف محتاجوں کا حق ہے۔ملتقطاً۔"

(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1162، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امیر اہلِ سنت مولانا الیاس عطار قادری اطال اللہ عمرہ لکھتے ہیں: "دَم یعنی ایک بکرا، اِس میں نر، مادہ، دنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ سب شامل ہیں۔"

(رفیق المعتمرین، صفحہ137، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دَم کی مقدار، معیار اور دیگر شرائط کو علامہ سندھی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے تفصیلاً بیان کیا ہے، اُس کا خلاصہ وہی ہے جسے اوپر رفیق المعتمرین اور نیچے بہارِ شریعت کی عبارتوں میں ذکر کر دیا گیا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے باقاعدہ اِس عنوان پر فصل بنام "فصل فی احکام الدماء وشرائط جوازِھا" قائم فرمائی۔ **(لباب المناسک، کتاب الحج، صفحہ244، مطبوعہ دار قرطبۃ)**

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

28جمادی الاولی 1443ھ/02جنوری 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے